Journal of Sociology & Cultural Research Review (JSCRR)
Available Online: https://jscrr.edu.com.pk
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Problems faced by Pakistani women in the field of education in the modern era and their solutions

عصر حاضر میں پاکستانی خواتین کے تعلیمی میدان میں پیش آمدہ مسائل اور انکا حل

Dr Anum Hameed
Assistant Pro. Department of Islamic Studies,
The University of Faisalabad, Pakistan
anumhameed.IAS@tuf.edu.pk

Prof. Dr Matloob Ahmad (Corresponding Author)
Dean Faculty of Arts and Social Sciences,
The University of Faisalabad, Pakistan
dean.is@tuf.edu.pk

ABSTRACT

Women in Pakistan face significant challenges in accessing education, which affect their academic progress and societal equality. These challenges include socio-cultural barriers, poverty, gender discrimination, and limited access to educational institutions, especially in rural areas. Traditional gender roles, early marriages, and safety concerns further hinder women's educational opportunities. To address these issues, it is crucial to enhance government investment in education, implement targeted scholarship programs, and improve infrastructure in remote regions. Additionally, raising awareness about the importance of women's education at the community level is essential. By adopting a multi-faceted approach involving the government, educational institutions, and society, these barriers can be reduced, leading to greater educational empowerment for women in Pakistan.

Key Words: Women, Pakistan, Education, Problem, Solutions

تعارف:

پاکستان میں لڑکیوں کی تعلیم میں بہت سی رکاوٹیں اور بنیادی مسائل تعلیمی نظام کے اندر عرصہ دراز سے موجود ہیں۔ حکومت پاکستان نے ابھی تک ملک کی کم سن لڑکیوں خاص طور پر خواتین کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مناسب تعلیمی نظام نہیں بنایایہ مسئلہ ایک طویل عرصے سے حل طلب ہے صرف پرائیویٹ سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مذہبی مدارس کو ہی تعلیم دینے کی ذمہ داریاں منتقل کرنا ایک حل سمجھا جاتاہے لیکن ملک میں موجود نجی سکولز، کالجز کی موجودگی کی وجہ سے حکومت اپنی ان تعلیمی ذمہ داریوں سے جان نہیں چھڑا سکتی جن کے تحت وہ بین الاقوامی اور ملکی قوانین کے تحت تمام لڑکیوں کو مناسب تعلیم دینے کی پابند ہے۔ لیکن حکومت پاکستان ملک میں سرکاری سطح پر بہترین تعلیمی نظام نافذ کرنے میں ناکام ہے۔ان تمام رکاوٹوں کے باوجود پاکستان میں بہت سی لڑکیاں پرائمری، مڈل، اور اعلیٰ تعلیم کے حصول

کے لیے بہت سے مسائل کا شکار ہیں خواتین کے یہ تعلیمی مسائل جاننے سے پہلے خواتین کی تعلیمی میدان میں تعداد کو جاننا ضروری ہے جو حسب ذیل ہے۔

تعلیمی میدان میں پاکستانی خواتین کی تعداد کا جائزہ:

> "In Pakistan, the number of literate young men is (81.46%) and the number of literate women is (69.33%). According to 2021, the overall literacy rate of male and female youth in Pakistan is this standard (75.59%). This measure of youth male and female literacy rates covers the population between the ages of 15 and 24 years The number of women in terms of education in each province is described in the table." (1)

> "پاکستان میں خواندہ نوجوان مرد (81.46٪)اور خواندہ خواتین کی تعداد(69.33٪) ہے ملک پاکستان میں 2021ء کے مطابق مرد اور خواتین نوجوانوں کا مجموعی شرح خواندگی میں تعداد کا یہ معیار(75.59٪)ہے۔نوجوان مرد اور خواتین کی شرح خواندگی کا یہ معیار 15 سے 24 سال کی عمر کے درمیان کی آبادی کا احاطہ کرتا ہے۔

پرائمری سطح پر تعلیم اور پاکستانی خواتین کی تعداد:

سن 2022ء کی گلوبل جینڈر گیپ رپورٹ کے مطابق پاکستانی خواتین کی(84٪)تعداد پرائمری لیول پر تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔اور جو خواتین صرف پرائمری تک تعلیم حاصل کرتی ہیں اور اس سے زیادہ تعلیم حاصل نہیں کرتی ہیں پاکستان میں اُن خواتین کی تعداد 61٪ ہے۔

مڈل کی سطح پر تعلیم اور پاکستانی خواتین کی تعداد:

2022ء کی گلوبل جینڈر گیپ رپورٹ کے مطابق پاکستانی خواتین کی(84٪)تعداد مڈل لیول پر تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔اور جو خواتین صرف مڈل تک تعلیم حاصل کرتی ہیں اور اس سے زیادہ تعلیم حاصل نہیں کرتی ہیں پاکستان میں اُن خواتین کی کل تعداد(34٪)ہے۔

ہائی سطح پر تعلیم اور پاکستانی خواتین کی کل تعداد:

پاکستان میں گریڈ 8 سے 10 تک ہائی اسکول کی تعلیم ہے2022ء کی گلوبل جینڈر گیپ رپورٹ کے مطابق پاکستانی خواتین (85٪)ہائی لیول پر تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔اور جو خواتین صرف ہائی لیول تک تعلیم حاصل کرتی ہیں اور اس سے زیادہ تعلیم حاصل نہیں کرتی ہیں پاکستان میں اُن خواتین کی کل تعداد(34٪)ہے۔

سیکنڈری اور ڈگری کی سطح پر تعلیم اور پاکستانی خواتین کی تعداد:

پاکستان میں مرد اور خواتین میں اعلیٰ ثانوی تعلیم کا معیار تقریباً برابر برابر ہے۔ 2022ء کی گلوبل جینڈر گیپ رپورٹ کے مطابق پاکستانی خواتین (87:1٪) سینکڈری لیول پر تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اور جو خواتین صرف سینکڈری لیول تک تعلیم حاصل کرتی ہیں اور اس سے زیادہ تعلیم حاصل نہیں کرتیں پاکستان میں اُن خواتین کی تعداد (8:3٪) ہے۔ (2)

ڈگری کی سطح پر تعلیم اور پاکستانی خواتین کی تعداد:

ڈگری کی سطح کی تعلیم میں خواتین طلباء کی تعداد مرد حضرات سے کچھ زیادہ ہے سرکاری اداروں میں (62٪) خواتین ہیں جبکہ 38٪ مرد ہیں۔ پرائیویٹ اداروں میں یہ تعداد (4٪) ہے اور چار فیصد کا تناسب سب سے زیادہ شہروں میں ہے۔ پاکستان میں خواتین کے تعلیمی معیار کو دیکھا جائے تو پورے پاکستان میں (70٪) خواتین ایسی ہیں جو پڑھی لکھی ہیں اور (30٪) خواتین ایسی ہیں جو پڑھی لکھی نہیں ہیں یا پرائمری اور مڈل کے بعد تعلیم کو خیر آباد کہہ دیتی ہیں۔ لیکن 30٪ خواتین جو پڑھی لکھی نہیں ہیں ان کا تعلق ایسے علاقوں سے ہے جہاں خواتین کے لیے سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی ادارے نہ ہونے کے برابر ہیں اگر سکول موجود ہیں تو تعلیمی سہولیات اور اساتذہ موجود نہیں ہے لہذا اس کے لیے حکومتی سطح پر اصلاحی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں خواتین انتظامی اور سماجی اعتبار سے بے شمار تعلیمی مسائل کا شکار ہیں جن کی وضاحت درج ذیل ہے۔

(1): انتظامی اعتبار سے خواتین کی تعلیم کے مسائل

سیاسی حکمرانوں کی مداخلت:

خواتین ہماری کل آبادی کا آدھا حصہ ہیں جب خواتین کی اتنی بڑی تعداد تعلیم سے محروم رہے گی تو ہمارا ملک کی ترقی کیسے ممکن ہے۔ سیاسی، معاشرتی، معاشی سطح پر خواتین کو لانے کے لیے تعلیم وتربیت انتہائی ضروری مرحلہ ہے خاص طور پر معاشرتی بیداری میں تعلیم اولین چیز ہے۔ کوئی بھی ملک اپنے اقدار وروایات کے مطابق اپنا تعلیمی نظام مرتب کرنے میں آزاد ہوتا ہے۔ لیکن پاکستان کی تعلیمی پالیسیوں کا انحصار سیاسی قیادت اور ان کے مقاصد پر ہوتا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد سے ملک میں مختلف ادوار میں سات تعلیمی پالیسیاں، آٹھ پانچ سالہ منصوبے، درجن بھر سکیم میں اور بے شمار کانفرنسیں اور سیمینارز منعقد ہوئے لیکن مثبت انداز میں تعلیمی نصاب کا ڈھانچہ تبدیل کرنے کے لئے کوئی عملی اقدامات نہیں کیے گئے۔ ہر آنے والے حکمران نے تعلیمی میدان میں ناکامیوں کا اعتراف کیا لیکن تعلیمی پالیسیاں بناتے وقت سیاسی مفادات کو ملکی مفاد پر فوقیت دی ناقص تعلیمی پالیسیوں اور مفاداتی نصاب تعلیم کی وجہ سے تعلیمی اہمیت کے حوالے سے پاکستانی معاشرہ بانجھ ہو کر رہ گیا ہے۔ (3)

لیکن افسوس کی بات ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک تعلیمی پالیسیاں اور قانون بنائے جا رہے ہیں لیکن پھر بھی خواتین کی تعلیم کا مسئلہ حل نہیں ہوا بے شمار خواتین تعلیم سے محروم ہیں جس کی وجہ سے پاکستان سات دہائیاں گزر جانے کے باوجود کوئی عالمی سطح کے دانشور یا اپنے دیگر شعبہ زندگی میں مہارت کے حامل مرد و خواتین تیار نہیں کر پایا۔ خواتین ہمارے معاشرے کا بنیادی جز ہیں ان کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھنا حکومت کی ذمہ داری ہے قائد اعظم نے بھی اپنی اکثر تقاریر میں یہی فرمایا کہ عورت کی تعلیم پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے کہ وہ مردوں کے برابر کام کریں لیکن ایسا تب ہی ممکن ہے جب معاشرے میں عورت کو کمزور نہ سمجھا جائے اور اُسے تعلیم سے محروم نہ کیا جائے۔

نصاب کی بنیادی خرابیاں:

پاکستان میں خواتین کے تعلیمی مسائل میں سے ایک مسئلہ تعلیمی نظام کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کا مدار نصاب کی وقت اور حالات کے مطابق تجدید کے بجائے انگریزی زبان میں ترسیل ہے۔ ہمارے تعلیمی نظام میں نصاب کے حوالے تکلیف دہ بات یہ ہے کہ

اسلامی تعلیمات کو نصاب کا حصہ نہیں بنایا گیا بلکہ روایت کے طور پر صرف ایک چھوٹی سی اسلامیات کی کتاب کو نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے پاکستان میں مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بستے ہیں جب طالبات گھر میں اپنی قبائلی یا علاقائی زبان بولتی ہیں جبکہ عملی زندگی میں انہیں اردو بولنا ہوتی ہے لیکن انکا نصاب انگریزی میں ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ انگریزی زبان کو اختیاری مضمون کے طور پر پڑھائے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن پورے تعلیمی نظام کو انگریزی خطوط پر استوار کرنا پوری قوم کے ساتھ ظلم ہے جس کے نتیجے میں ذہنی طور پر ایسا کنفیوزڈ معاشرہ تشکیل پا رہا ہے جو اردو اور انگریزی کے درمیان اپنا تشخص کھو چکا ہے۔ اگر ہم دنیا کی مستحکم اور ترقی یافتہ قوموں کے نصاب کا مطالعہ کریں تو جرمنی، فرانس، چین، جاپان سمیت ایسے کئی ممالک ہیں جنہوں نے اپنی ضروریات کے پیش نظر انگریزی کے بجائے اپنی قومی زبانوں میں تعلیمی نصاب تشکیل دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ان ممالک کی شرح خواندگی اور معاشی ترقی دنیا کے لئے ایک روشن مثال ہے۔ ہمارے پاکستان میں بہت سی زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں جن کے لیے اپنی علاقائی زبان کو چھوڑ کر انگریزی کو پڑھنا بہت مشکل ہوتا ہے ہمارے بہت سے تعلیمی اداروں کا بھی یہی حال ہے کہ وہاں طالبات اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی انگریزی بولنے سے قاصر ہوتی ہیں بہت سی خواتین بالخصوص جو دیہاتی ہیں وہ انگریزی زبان کو نہ سمجھنے کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کرتی کیونکہ اُن کے لیے سمجھنا اور پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ (4)

تعلیمی نظام میں سرمایہ کاری کا فقدان:

پاکستان میں تمام لڑکے اور لڑکیوں کے لئے زیادہ تعداد میں سرکاری سکول موجود نہیں ہیں۔ پاکستان میں سرکاری سکولوں کی تعداد اتنی زیادہ کم ہے کہ پاکستان کے بڑے شہروں میں بھی لڑکیوں کو محفوظ طریقے سے اور مناسب وقت پر سرکاری سکولوں تک نہیں پہنچایا جاسکتا پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں صورت حال شہر کی نسبت زیادہ خراب ہے کئی دیہاتی علاقوں میں سکولز موجود ہی نہیں ہیں یا سکولوں کی تعداد کم ہے اور نجی سکولز بھی اس خلا کو پر نہیں کر سکتے۔ خاص طور پر لڑکیوں کے لئے جب وہ بڑی ہو جاتی ہیں رکاوٹیں بڑھ جاتی ہیں ثانوی سکولوں کی تعداد پرائمری سکولوں کے مقابلے میں کم ہے۔ لڑکے اور لڑکیوں کے بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے سکولز اور کالجز بھی الگ الگ کر دیئے جاتے ہیں۔ حکومت پاکستان کی ناقص سرمایہ کاری کی وجہ سے لڑکیوں کی تعلیم کے لیے سکولز اور کالجز کی تعداد لڑکوں کے مقابلے میں انتہائی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے بہت سی لڑکیوں کو تعلیم کو جاری رکھنے سے روک دیا جاتا ہے کیونکہ ایک سکول کی تعلیم کو مکمل کرنے کے بعد دوسرے سکول تک رسائی حاصل کرنا ان کے لیے ممکن نہیں ہوتا۔ (5)

یونیسکو پاکستان کے سکولوں میں کافی زیادہ سرمایہ کاری کرتی ہے۔ اقوام متحدہ کے تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم کی تعلیم پر سفارشات کے مقابلہ میں پاکستان بہت کم سرمایا خرچ کر رہا ہے تعلیم پر سرمایا کاری کے معاملے میں حکومت عدم دلچسپی کا شکار ہے یہ مسئلہ پاکستان میں قومی، ریاستی وسماجی اور مقامی سطحوں پر واضح ہے۔

خواتین کے لیے مہنگی تعلیم کا مسئلہ:

ہمارے ملک میں سرکاری تعلیمی ادارے وسائل کی کمی کا شکار اور سرکاری سرپرستی سے محروم ہو رہے ہیں نجی اداروں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے اور اعلیٰ تعلیم کو اتنا مہنگا کیا جارہا ہے کہ غریب اور متوسط خاندان کی لڑکیاں وسائل نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم سے دور ہیں مہنگی تعلیم کی وجہ سے قوم غفلت کا شکار ہے اور جو مہنگے اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اُن میں تربیت وشعور کا فقدان ہے یہ مسئلہ نہایت اہم ہے اور اس مسئلے کے حل کے لیے بہتر منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ (6)

لازمی تعلیم کو لاگو نہ کرنا:

پاکستان میں بہت سی لڑکیاں اس وجہ سے سکول نہیں جاتیں اُن کے خیال میں کہ تمام لڑکیوں کو پڑھنا نہیں چاہیے اس پر حکومتی سطح پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔ جبکہ آئین پاکستان 1973ء کے آرٹیکل (25A) کے مطابق ہر پاکستانی (5 سے 16 سال) تک کے لڑکے اور لڑکی کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرنا ہے جس کے لئے قانون سازی کی جائے گی۔ لہذا پاکستان کے کسی بھی صوبے میں حکومت کی طرف سے لازمی تعلیم کو لاگو کرنے میں کوئی منظم کوششیں نہیں کی گئیں جو اس بات کی یقین دہانی کرواسکیں کہ تمام کم سن لڑکے اور لڑکیاں سکول جائیں گے۔ ہمارے پاکستانی معاشرے میں کوئی سکول یا حکومت کا کوئی سرکاری اہلکار کسی خاندان کی حوصلہ افزائی یا بچے کی پڑھائی کے لئے رابطہ نہیں کرتے جب طلباء وطالبات اکثر امتحانات میں فیل ہو جائیں تو کئی دفعہ اساتذہ انفرادی طور بچے کو پڑھائی جاری رکھنے کے لئے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں لیکن حکومت کی طرف سے تعلیمی رہنمائی کا کوئی منظم طریقہ کار موجود نہیں ہے جو لڑکیوں کو آگے تعلیم جاری رکھنے میں رہنمائی اور حوصلہ افزائی فراہم کر سکے۔ مثلاً طلباء و طالبات کا سکول میں دوبارہ ایڈمیشن وغیرہ کروانا یا دوبارہ امتحان دینا وغیرہ اس سے بین الاقوامی معیار کی خلاف ورزی ہو رہی ہے جس پر پاکستان نے دستخط کیے ہیں جس کے تحت کم از کم مفت اور لازمی پرائمری تعلیم ضروری ہے۔ (7)

پاکستان میں کوہ ایجوکیشن سسٹم بھی تعلیمی مسائل کا سبب ہے:

ہمارے پاکستانی معاشرے میں مخلوط تعلیم کے حق میں سب سے بڑا مثبت خیال یہ کیا جاتا ہے کہ اس سے معاشرے میں تعلیم کا معیار بہتر ہوتا ہے خواتین کو نئے تعلیمی مواقع فراہم ہوتے ہیں مرد وخواتین کے باہمی میل جول سے فاصلے ختم ہو جاتے ہیں اور یکسانیت پیدا ہونے کی وجہ سے تعلیم کا مرحلہ آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن اس نظام کے حامی لوگ اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں کہ یونیورسٹیز میں مرد و خواتین کے باہمی اختلاط مرد وخواتین تعلیم سے ناصرف دور ہوتے ہیں بلکہ بہت سی اخلاقی برائیوں کا شکار بھی ہوتے ہیں اور تعلیم کی بجائے ان میں جنسی اختلاط فروغ پانے لگتا ہے۔ یورپ میں میں بہت سے سروے کے نتائج بتاتے ہیں کہ کوہ ایجوکیشن تعلیمی نظام تعلیم کے سسٹم کو بہتر کرنے کی بجائے بگاڑ اور پستی کی طرف لے جارہا ہے۔ پاکستان کے مخلوط تعلیمی نظام میں بہت سے مسائل دیکھنے کو ملتے ہیں خواتین کو ہراساں کیا جاتا ہے مثلاً:

12 مارچ 2012ء کو یونیورسٹی آف لاہور میں میں ایک لڑکی نے ایک لڑکے کو شادی کے لیے یونیورسٹی میں سب کے سامنے پرپوز کیا ان کی یہ ویڈیو وائرل ہوئی مغربی لباس میں ایک مسلمان لڑکی کا یونیورسٹی میں اپنے کلاس فیلو کو پرپوز کرنا غیر اخلاقی فعل تھا دین اسلام میں بھی اسکی اجازت نہیں ہے۔ مغربی تہذیب کے اثرات نے ہمارے معاشرے اور تعلیمی نظام کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ (8)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ﴾ (9)

"اور اللہ تعالیٰ سے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ سب پر غالب اور بخشنے والا ہے۔"

اس آیت مبارکہ میں بتایا جارہا ہے کہ حقیقتاً جو شخص جس قدر اللہ کی ذات سے متعلق معلومات زیادہ رکھے گا اسی قدر اس عظیم اللہ کی عظمت وہیبت اس کے دل میں بڑھے گی اور اسی قدر اس کی خشیت اس کے دل میں زیادہ ہو گی۔ ہمارے معاشرے میں مخلوط نظام تعلیم نے نہ صرف خواتین کو اسلامی تعلیم سے دور کیا ہے بلکہ تعلیمی اداروں میں تفریح کا ماحول پیدا کر کے خواتین کو برائی کی طرف دعوت دی ہے اور اللہ کے خوف کو ختم کر دیا ہے۔ پاکستانی تعلیمی اداروں میں اسطرح کے ماحول مذہبی گھرانے سے تعلق رکھنے والی خواتین کے لیے تعلیم کے حصول میں رکاوٹ کا سبب ہے بہت سے والدین اس طرح کے مسائل سننے کے بعد اپنی بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم نہیں دلواتے کیونکہ پاکستان جیسے

اسلامی ملک میں بہت سی خواتین طالبات کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور جب کوئی لڑکی کسی لڑکے بات ماننے سے انکار کرتی ہے تو اُس پر جنسی تشدد کے ساتھ بدلہ لینے کی صورت میں اُسے تیزاب گردی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ یہ مسائل پاکستان کے مخلوط تعلیمی اداروں میں عام پائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کی صورت حال تعلیمی اداروں میں ایسی ہوتی جارہی ہے کہ مخلوط نظام کی وجہ سے نہ تو تعلیم کا معیار ہے اور نہ ہی قابل ذکر قسم کے لوگ ان تعلیمی اداروں سے نکل رہے ہیں بلکہ ان اداروں کے تعلیمی نتائج کا حال دیکھا جائے تو ان میں مسلسل کمی اور گراوٹ ہی دیکھنے میں آئے گی کیونکہ طلبہ و طالبات کی توجہ تعلیم کی بجائے ایک دوسرے پر زیادہ ہوتی ہے۔

پاکستانی تعلیمی ادارے خود کش بم دھماکوں کی زد میں ہیں:

پاکستان کے بہت سے علاقوں میں بغاوت، نسلی فسادات، مذہبی تنازعات سے متعلق تشدد میں اضافہ ہوا ہے اس سے خواتین کی تعلیم تک رسائی پر بُرے اور تباہ کن اثرات مرتب ہوئے ہیں اور نسلی تنازعات بھی اکثر سکولز، کالجز، یونیورسٹیز تک پہنچ جاتے ہیں پاکستان میں حملوں کی ایک یہ بھی تاریخ موجود ہے کہ تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور طلباء و طالبات کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے یہ مسئلہ خواتین کے تعلیمی حصول میں مسئلہ بنا ہوا ہے اس خوف سے بھی والدین لڑکیوں کو تعلیمی اداروں میں بھیجنا پسند نہیں کرتے۔ (10)

خواتین کی پیدائش کا اندراج نہ ہونا بھی تعلیمی مسائل کا سبب ہے:

پاکستان کے سرکاری تعلیمی اداروں اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں خواتین کو داخلے کے لیے انتظامی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس میں جنم پرچی (پیدائشی سرٹیفیکٹ)، قومی شناختی کارڈ، عمر کی پابندی اور پچھلے سکول سے سرٹیفکیٹ حاصل کرنا وغیرہ شامل ہیں ان مسائل کو حل کرنا کرنا بعض اوقات بہت مشکل ہوتا ہے۔ خاص طور پر غریب خاندانوں کے لیے کیونکہ وہ اکثر ایک جگہ سے دوسری جگہ رہائش تبدیل کرتے رہتے ہیں اور وہ اکثر غیر تعلیم یافتہ ہوتے ہیں اور انہیں اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ سکولز، کالجز میں داخلہ کی شرائط علاقائی مناسبت سے مختلف ہوتی ہیں۔ بہت سی خواتین کا یونین کونسل میں پیدائشی اندراج کا نہ ہونا بھی تعلیمی مسائل میں رکاوٹ بنتا ہے کیونکہ موجودہ دور میں پیدائشی سرٹیفکیٹ خواتین کے بہت سے مسائل کو حل کرنے میں مدد دیتا ہے اسکا ہونا بہت ضروری ہے۔ پاکستان میں صوبہ سندھ میں بہت ساری خواتین قومی شناخت سے بھی محروم ہیں یہ انتظامی مسائل خواتین کی تعلیم میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ (11)

استاد شاگرد کا تعلق:

موجودہ دور کے تعلیمی اداروں میں استاد اور شاگرد کے تعلق میں محبت و شفقت، ادب واحترام کا فقدان پایا جاتا ہے تعلیمی ادارے کاروبار کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں استاد طلبہ و طالبات کو بہتر رہنمائی فراہم کرنے، جدید ذہنوں کو تعلیمی لحاظ سے سیراب کرنے کے اہل نہیں ہیں اور تعلیم کے بنیادی مقاصد کو ادھورہ چھوڑ دیتے ہیں اسطرح سٹوڈینٹس بھی تعلیم کے معاملے میں عدم دلچسپی کا شکار ہیں اور تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کی بجائے وقت پاس کرنے کے لیے آتے ہیں تعلیم کے بنیادی مقصد روح اور اساتذہ کی رہنمائی سے غافل رہتے ہیں اگر کسی تعلیمی ادارے میں اساتذہ بہترین رہنمائی فراہم کرنے والے ہیں تو طلبہ و طالبات میں اُسے اپنانے اور عمل کرنے کا فقدان پایا جاتا ہے جو تعلیمی نقصان کے ساتھ ساتھ امتحانات میں ناکامی کا باعث بنتا ہے۔ اسلامی روایت میں استاد معلم ہی نہیں بلکہ مربی بھی تھا جسکا مقصد طالب علم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ شخصیت کی تربیت کرنا بھی تھا استاد اور شاگرد کے تعلقات کا خوش گوار نہ ہونا بھی تعلیمی مسائل میں سے ایک ہے۔ (12)

ایک استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ کلاس روم میں ایسا تعلیمی ماحول بنائے جس میں وہ تمام طالبات اور طلباء کو اُن کی ذہنی نفسیات کے مطابق تعلیم دے اور طلباء کو پڑھانے سے پہلے خود اُس سبق کی بہترین تیاری کے ساتھ آئے تاکہ لیکچر کے دوران کسی بھی قسم کا ابہام یا مشکل پیدا نہ ہو۔ تعلیمی معاملے میں تمام طلباء و طالبات کے ساتھ پیار، محبت اور شفقت کا یکساں سلوک کرے۔

انگریزی زبان ذریعہ اظہار:

تعلیمی نصاب کا انگریزی زبان میں ہونا بھی تعلیمی مسائل کا حصہ ہے ہمارے طلباء وطالبات کے ذہن محض نصاب کی کتابوں کو بے سوچے سمجھے یاد کرنے تک محدود ہو گئے ہیں اور علمی میدان میں غور و فکر، سوچ وبچار کے نئے راستے کھلنے کی امید ختم ہو گئی ہے اس سے غلامانہ ذہنیت پیدا ہوئی جو مغربی استعمار کو تقویت دینے کا سبب بنی۔ انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم اور ذریعہ اظہار بنانے کی وجہ سے ہمارے طلباء و طالبات کی ذہنی نشو ونمارک گئی ہے پاکستان کے بہت سے تعلیمی اداروں میں صرف انگریزی ہی بولی جاتی ہے لیکن اُردو زبان کی وجہ سے تعلیم کے حصول میں جو مدد وسہولت طلباء وطالبات کو میسر آسکتی تھی وہ اس سے محروم ہو چکے ہیں۔ (13)

ہمارے معاشرے میں انگریزی میں نصاب تعلیم کا ہونا بھی بڑا تعلیمی مسئلہ ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ نصاب سے ان انگریزی علوم اور زبان کو ختم کر کے اُردو زبان کو ذریعہ نصاب اور اظہار بنایا جائے تا کہ پاکستانی نوجوان مرد وخواتین کی ذہنی تربیت ہو سکے اور وہ تعلیمی میدان میں آگے بڑھ سکیں۔

انتظامی مسائل بھی تعلیمی مسائل کا سبب بنتے ہیں:

خواتین ٹیچرز کی تعداد ہمارے ملک میں نہ ہونے کے برابر ہے اور دور دراز علاقوں میں تقرری پانے والی خواتین ٹیچرز سہولیات کی عدم دستیابی اور ٹرانسپورٹ کے مسائل اور تحفظ کو لاحق خطرات کے پیش نظر اپنے تدریسی فرائض کو سرانجام دینے سے قاصر رہتی ہیں نیز ٹیچرز کی تنخواہیں بھی ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہیں تعلیمی اداروں میں مطلوبہ سہولتوں کی عدم موجودگی بھی تعلیم کے حصول میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ (14)

(2): سماجی اعتبار سے خواتین کی تعلیم کے مسائل

سکول کے نظام میں رکاوٹوں کے علاوہ لڑکیوں کو اپنی گھریلو زندگی اور برادری میں بھی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جنسی امتیاز تکلیف دہ سماجی و معاشی اور گھریلو رویوں کی وجہ سے خواتین اہم تعلیمی مسائل کا شکار ہیں۔

تعلیمی معاملے میں لڑکوں کو لڑکیوں پر ترجیح دی جاتی ہے:

بہت سے خاندانوں میں لڑکی کی تعلیم کو خاص اہمیت نہیں دی جاتی کیونکہ ہمارے معاشرے میں تعلیم کے حوالے سے ایک سوچ یہ بھی ہے کہ کہ پڑھ لکھ کر بھی اگر امور خانہ داری کو ہی انجام دینا ہے تو تعلیم کا کیا فائدہ؟ اور صرف لڑکوں کی تعلیم پر توجہ دی جاتی ہے کہ یہ والدین کو بڑھاپے میں سہارا دیں گے اور معاشی اعتبار سے والدین کی مدد کریں گے یہ بھی سچ ہے کہ تعلیم کے معاملے میں دوسرا بڑا مسئلہ لڑکیوں کے گھریلو کام کرنے کا بھی ہے اسکی وجہ سے بھی لڑکیوں کی تعلیم پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی۔(15)

غربت تعلیمی حصول میں بڑی رکاوٹ ہے:

غربت کی وجہ سے تعلیم کا حصول ممکن نہیں ہے، بہت سے والدین کے لئے بیٹیوں کو سکول بھیجنے کے لئے سب سے بڑی رکاوٹ غربت ہے۔ یہاں تک نسبتاً کم اخراجات بھی وہ برداشت نہیں کر سکتے موجودہ وقت میں پاکستان معاشی بدحالی کا شکار ہے اس وقت پاکستان میں بہت سے خاندان غربت جیسے مسائل کا شکار ہیں۔ 2016ء میں یونیسکو رپورٹ کے مطابق 2019ء تقریباً چھ کروڑ خاندان غربت میں زندگی بسر کر رہے ہیں جو کہ ملک کی کل آبادی کا 29.5 فیصد ہے۔ لڑکیوں سمیت بہت سے بچے اس لئے سکول سے باہر ہیں ۔لہذا غربت کی وجہ سے خواتین تعلیم جیسے بنیادی حق سے محروم رہتی ہیں۔ (16)

تعلیمی ادارے کا گھر سے دور ہونا:

جیسے جیسے لڑکیوں کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے تو ان کے لئے تعلیمی اداروں کا فاصلہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ بچوں کے بڑے ہونے کے ساتھ لڑکے اور لڑکیوں کے سکول علیحدہ ہو جاتے ہیں اور لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ اگر پرائمری سکول گھر کے نزدیک ہے تو مڈل سکول اور ہائی سکول زیادہ فاصلے پر ہوتے ہیں کیونکہ بڑی جماعتوں میں اکثر دیہاتی علاقوں کی لڑکیوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ حکومت پاکستان نے اس تعلیمی خلا کو تسلیم کیا ہے۔ صوبہ بلوچستان میں بہت سی لڑکیاں پرائمری کے بعد مڈل کی تعلیم حاصل نہیں کرتی ہیں جبکہ انہیں پڑھنے کا شوق ہوتا ہے والدین ٹرانسپورٹ کا خرچہ برداشت نہیں کر پاتے اسی لیے سکول کے زیادہ دور ہونے کی وجہ سے وہ تعلیم کو خیر آباد کہہ دیتی ہیں۔ (17)

معاشرتی اقدار وروایات:

کچھ خاندان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ایک خاص عمر کے بعد بچیوں کو تعلیم حاصل نہیں کرنی چاہئے۔ مختلف برادریوں میں لڑکیوں کی تعلیم کے بارے رویہ واضح طور پر مختلف ہوتا ہے۔ کچھ خاندانوں کو لڑکیوں کی تعلیم میں برادری کے دباؤ، ثقافتی معیار کی خلاف ورزی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ جب خاندان لڑکیوں کی تعلیم کے لئے برادری کے رسم ورواج کے خلاف جاتے ہیں تو لڑکیوں کو سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے تعلیم کے معاملے میں بہت کم خاندان ایسے ہیں جو لڑکیوں کے تعلیم کے بڑھتے ہوئے رجحان کی حمایت کرتے ہیں۔ حکومت کو بھی ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ (18)

جاگیر درانہ نظام:

پاکستان کے صوبہ پنجاب، سندھ اور بلوچستان میں جاگیر دارانہ نظام قائم ہے بہت سے خاندان خواتین کی تعلیم کے سخت خلاف ہیں وہ اپنی بیٹیوں، بہنوں کو تعلیم دلوانا پسند نہیں کرتے اُن کا خیال ہے کہ بیٹیاں پڑھ لکھ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد جائیداد میں حصے کا مطالبہ نہ کر دیں اس سے بڑا ظلم اور ہمارے معاشرے میں کیا ہو گا کہ بیٹی کو تعلیم کے ساتھ ساتھ اُس کو جائیداد سے بھی بے دخل کر دیا جائے۔ (19)

خواتین کی چھوٹی عمر میں شادی بھی تعلیم کے حصول میں رکاوٹ ہے:

پاکستان میں اکثر جب لڑکیاں اپنی جوانی کی عمر پر پہنچتی ہیں تو انہیں سکول نہیں بھیجا جاتا کیونکہ ان کے خاندانوں کو ان کے رومانوی تعلقات میں ملوث ہونے کا خطرہ درپیش ہوتا ہے والدین کا بیٹیوں پر عدم اعتماد بھی تعلیم کے حصول میں رکاوٹ ہے۔ بعض خاندانوں میں بیٹوں کی تعلیم کو بیٹیوں کی تعلیم پر ترجیح دی جاتی ہے اور خواتین کی تعلیم کو پسند نہیں کیا جاتا جبکہ بیٹوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے خاندان اور والدین کے ساتھ معاشی طور پر تعاون کریں گے لہذا بیٹوں کو سکول بھیجنے کو بہتر سرمایہ کاری سمجھا جاتا ہے اور انہیں تعلیم دلوانے پر زور دیا جاتا ہے۔ (20)

پاکستان میں کم عمری کی شادی لڑکیوں کو سکول نہ بھیجنے کی بڑی وجہ ہے کیونکہ پاکستان کے صوبہ پنجاب اور بلوچستان میں 21 فیصد لڑکیوں کی شادیاں اٹھارہ سال کی عمر سے پہلے کر دی جاتی ہیں اور (3٪) کی پندرہ سال کی عمر سے پہلے کر دی جاتی ہیں۔ اور لڑکیوں کو ان کے بلوغت کی عمر تک پہنچتے ہی یہ تصور کیا جاتا ہے کہ وہ شادی کے قابل ہو چکی ہیں۔ بعض خاندان غربت کی وجہ سے اپنی بیٹیوں کی شادی چھوٹی عمر میں ایسی برادریوں میں کر دیتے ہیں کہ انہیں جہیز نہ دینا پڑے اور بعض اس بات سے خوفزدہ ہو کر جلد شادی کر دیتے ہیں کہ لڑکیاں اپنی مرضی سے شادی نہ کر سکیں۔ اسطرح بہت سی لڑکیاں ابھی تعلیم حاص کر رہی ہوتی ہیں جو نہی لڑکیوں کی شادی یا منگنی ہو جاتی ہے تو انہیں سکول، کالج چھوڑنے کے لئے مجبور کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جنسی طور پر ہراساں کرنا، کم عمر کی شادی اور بہت سے خاندانی مسائل لڑکیوں کی تعلیم کے حصول میں بڑی رکاوٹ ہیں۔

گھریلو ذمہ داری تعلیم کے حصول میں رکاوٹ ہے:

ہمارے معاشرے میں تعلیم کے حوالے سے ایک سوچ یہ بھی ہے کہ کہ پڑھ لکھ کر بھی اگر امور خانہ داری کو ہی انجام دینا ہے تو تعلیم کا کیا فائدہ؟ یہ سچ ہے کہ تعلیمی مسائل میں ایک بڑا مسئلہ لڑکیوں کے گھریلو کام کرنے کا بھی ہے اسکی وجہ سے لڑکیوں کی تعلیم پر توجہ نہیں دی جاتی کیونکہ لڑکیاں لڑکوں کی نسبت گھریلو ذمہ داریاں زیادہ اچھے سے نبھاتی ہیں اور عام طور پر شادی کے بعد اپنے سسرال کے ساتھ زیادہ رہتی ہیں اور اپنے شوہر کے خاندان میں بھی ذمہ داریوں کو پورا کرتی ہیں گھریلو کاموں میں ساس، نندوں کا ہاتھ بٹاتی ہیں اس لیے بہت سی لڑکیوں کو میٹرک کے بعد تعلیم نہیں دلوائی جاتی۔ اور کچھ خاندان ایسے بھی ہیں جہاں تعلیم کے بعد ملازمت کرنے کی اجازت نہیں ہوتی اس لیے خواتین کی تعلیم سے ہاتھ کھینچ لیا جاتا ہے اور انہیں سکول نہیں بھیجا جاتا۔ (21)

خواتین کا عدم تحفظ تعلیمی حصول میں رکاوٹ ہے:

خاندان مصروف سڑکوں اور تعلیمی مراکز کے دور ہونے کی وجہ سے پریشان ہیں تعلیمی ادارے دور ہونے کی وجہ سے لڑکیوں میں دوران سفر مزید خطرات اور خوف کا اضافہ ہوا ہے بہت سی لڑکیوں کو سکول کے راستے میں جنسی طور پر ہراساں کیا جاتا ہے لڑکیوں اور ان کے خاندانوں کو اغوا کا خطرہ درپیش ہوتا ہے اور اس میں سکول کے طویل راستے خطرے کو بڑھانے کا باعث بنتے ہیں اس خوف میں اس وقت اضافہ ہو جاتا ہے جب لڑکیاں جوان ہوں۔ اس مسئلے کی وجہ سے والدین اپنی بیٹیوں کو تعلیم نہیں دلواتے۔ جبکہ پولیس اس ہراسگی سے بچانے کے لئے کوئی اقدام نہیں کرتی اور لڑکیاں ہراسگی کے واقعات کو بیان کرتے ہوئے ہچکچاتی ہیں انہیں خدشہ ہوتا ہے کہ ان کے والدین انہیں سکول، کالج، یونیورسٹی نہیں بھیجیں گے۔ پاکستان میں تعلیم کے میدان میں اسطرح کے حملے بہت عام ہیں لہذا جب تشدد کے واقعات تعلیمی اداروں یا اس کے ارد گرد وقوع پذیر ہوتے ہیں تو لڑکیوں کی تعلیم پر اس کے نتائج دوررس ہوتے ہیں۔ (22)

پاکستان میں بہت سے خاندان اس بات سے خوفزدہ ہوتے ہیں کہ بڑی عمر کی لڑکیوں کو سکول، کالجز آتے جاتے راستے میں جنسی طور پر ہراساں کیا جاتا ہے ہمارے معاشرے میں خواتین کو جنسی طور پر ہراساں کرنا بھی تعلیم کے حصول میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ اس لیے لڑکیوں پر تعلیمی راستے بند کر دیئے جاتے ہیں اور انہیں اس خوف سے تعلیم نہیں دلوائی جاتی۔

بے روزگاری بھی تعلیمی مسائل کا سبب ہے:

بے روزگاری کا مسئلہ بھی خواتین کی تعلیم پر نظر آتا ہے جب والدین معاشی اعتبار سے تنگ دستی کا شکار ہوں گے تو اولاد میں سے تعلیم کے مواقع کے حق دار عام طور پر بیٹے ہی ٹھہرائے جاتے ہیں بیٹیاں شوق اور صلاحیت رکھنے کے باوجود محروم رہنے پر مجبور ہوتی ہیں تعلیم کا حصول گھریلو بجٹ پر خاصا بوجھ بن جاتا ہے گھر اسکولوں کی فیس کے ساتھ ساتھ اسٹیشنری کے اخراجات والدین کو سخت پریشان کرتے ہیں نیز تعلیم حاصل کر کے روزگار کے مواقع بھی محدود نظر آنے لگتے ہیں جس کی وجہ سے تعلیم دلوانے کی امید متاثر ہوتی ہے اور خواتین کو بے روزگاری کی وجہ سے تعلیم سے محروم کر کے گھر تک ہی محدود کر لیا جاتا ہے۔ (23)

اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے پاکستان میں خواتین کے ہاسٹلز کی کمی:

پاکستان کے کئی علاقوں میں حکومت کی بے اعتنائی اور بے توجہی، عدم تعاون کی وجہ سے اچھے اور سرکاری اسکولوں، کالجوں وغیرہ کی کمی ہے اور والدین معاشی کمزوری کی وجہ سے نجی، پرائیوٹ اسکولوں اور کالجوں، یونیورسٹیز میں داخلہ نہیں دلاتے۔ اگر خواتین کو تعلیم کے حصول کے لیے گھر سے دور بھیجا جائے تو اس میں بھی معاشی مسائل، ہاسٹل کی کمی، عدم تحفظ جیسے مسائل والدین اور خواتین کے سامنے آتے ہیں وہ اس خوف سے کہ کہیں ان کی بیٹیوں کی عصمت وعفت یا پاکیزگی پر کوئی الزام نہ آجائے اس بات کو زیادہ مناسب سمجھتے ہیں کہ انہیں گھر کی چار دیواری میں محفوظ رکھا جائے۔ (24)

JSCRR

لہذا سرکاری سطح پر پاکستان میں فی الحال تو کالجز اور یونیورسٹیز کا فقدان ہے جو موجود ہیں اُن میں چند ایک بڑی سرکاری یونیورسٹیز کے علاوہ باقی سب میں گرلز ہاسٹلز، اور مناسب سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں یہ مسائل بہت سی خواتین کو تعلیم کے حق سے محروم کر دیتے ہیں۔

طالبات میں بڑھتا ہوا نشے کا رجحان:

اقوام متحدہ کی بنیادی انسانی حقوق کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی کل تعداد (7:6 ملین) ہے جس میں (78٪) مرد ہیں اور (22٪) خواتین ہیں۔ پاکستان میں منشیات کی عادی خواتین کا تعلق ہائی سوسائٹی سے ہے اور یا پھر نوجوان خواتین طالبات جو مختلف، سکولز، کالجز اور مہنگی یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ صنفی اعتبار سے اگر معاشرے کا جائزہ لیا جائے تو نشے کے عادی افراد میں (سالانہ 40000) کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ان میں خواتین کی ہی تعداد زیادہ ہے پاکستان کے صوبہ (خیبر پختونخواہ اور بلوچستان) میں منشیات کا سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب کے شہر لاہور اور سندھ کے شہر کراچی کے بڑے تعلیمی اداروں میں بہت سی طالبات میں (ہیروئن، کینابس، شیشہ، سگریٹ) جیسے نشے کا استعمال زیادہ پایا جاتا ہے۔ (25)

نشہ، شراب اس سے نسبت رکھنے والی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے حرام قرار دی ہیں کیونکہ نشہ انسان کی عقل، سمجھ بوجھ کو ضائع کر دیتا ہے ہمارے معاشرے میں خواتین خصوصاً طلباء و طالبات اس عادت میں مبتلا ہیں جو امیر خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے ہمارے معاشرے میں نشہ کرنا دینی اور اخلاقی لحاظ سے برا سمجھا جاتا ہے اور جب والدین آئے دین ٹی وی اور سوشل میڈیا پر اس طرح کے واقعات سنتے ہیں تو اس خوف سے اپنی بیٹیوں کو تعلیم نہیں دلواتے لہذا تعلیمی اداروں میں بڑھتا ہوا نشے کا رجحان بھی خواتین کی تعلیم کے حصول میں رکاوٹ ہے۔

اسلام سے دوری:

دین اسلامی سے دوری بھی تعلیمی مسائل میں سے ایک ہے دین اسلام نے خواتین کی تعلیم و تربیت کو لازمی قرار دیتا ہے جبکہ خواتین نے اپنی عبادت اور اسلامی تعلیمات کو گھریلو ذمہ داریوں، مختلف مسائل کی وجہ سے پس پردہ ڈال دیا ہے اگر لوگوں کو اسلام کے حوالے سے تعلیم کا شعور ہو تو آج ہمارے معاشرے میں کوئی عورت تعلیم سے محروم نہ ہو گھر میں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا والدین کی ذمہ داری ہے جب والدین خود ہی اسلامی تعلیمات سے ناواقف ہوں گے تو اولاد کی تعلیم و تربیت کیسے ممکن ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم سے محرومی بھی دنیاوی تعلیم کے حصول میں رکاوٹ ہے۔ (26)

خواتین کی تعلیم کا اسلامی تصور:

تعلیم ہر انسان کے لیے ظاہری و باطنی کمالات کے حصول کا ذریعہ ہے بلکہ ایک صحیح انسان بننے میں تعلیم اہم کردار ادا کرتی ہے تعلیم کے زیور سے محروم اور عاری انسان زمین پر چلتا پھرتا بھی مردہ کی طرح ہے دنیا میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ جو زندگی میں ہی گونگے بہرے ہیں اور مردہ کی حیثیت سے ہیں اور دوسرے وہ لوگ وفات پا جانے کے بعد بھی زیر زمین زندہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام بھی فرمایا سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾ (27)

"اور آدم (علیہ اسلام) کو سب کے سب نام سکھلا دیے گئے"۔

اس آیت میں تعلیم کی ترغیب دی گئی ہے جب غفلت میں ڈوبا زمانہ دین اسلام کی روشنی سے روشن ہوا تو نبی کریم ﷺ پر وحی اتاری گئی اس وحی کا آغاز بھی تعلیم سے ہی کیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ،الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ (28)

"اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو ایک جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب ہی سب سے زیادہ کرم والا ہے۔ وہ جس نے قلم کے ساتھ سکھایا۔ اس نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا"۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر یہ احسان فرمایا کہ انہیں اچھی صورت میں پیدا فرمایا پھر علم جیسی اپنی خاص نعمت سے انسان کو نوازا اور وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا علم ہی کی برکت اور شان تھی کہ تمام انسانوں کے باپ آدم علیہ اسلام فرشتوں میں بھی ممتاز نظر آئے اور علم کی یہ فضیلت ہے اسے ذہنوں، دلوں میں محفوظ کیا اور زبانوں پر جاری کیا اور پھر کتابی صورت میں تمام انسانوں کی ہدایت کے محفوظ کیا۔ اور علم سیکھنے کے لیے قلم کے وجود کو لازمی قرار دیا گیا۔ اس کے بعد وقت گرزنے کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر تعلیم و تربیت کی ترغیب اور ہدایات قرآن کریم میں بذریعہ وحی بیان کی جاتی رہیں۔ قرآن کریم میں جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر ہے وہاں تعلیم کا واضح بیان موجود ہے۔

مسلمہ حقیقت ہے کہ انسانی زندگی کا آغاز ایک مرد اور عورت کے باہمی اتحاد و تعاون سے ہوا ہے اسی اتحاد کی وجہ سے نسل انسانی میں اضافہ ہوا اور اسی باہمی اتفاق و اتحاد سے علم و فن، تعلیم و تربیت، صنعت و حرفت، تہذیب و تمدن کا آغاز بھی ہوا کیونکہ اگر مرد انسانیت کے ایک حصے کی ترجمانی کرتا ہے تو دوسرے حصے کی ترجمانی عورت کرتی ہے۔ جس معاشرے میں عورت نہ ہو اُس معاشرے کی بقا کا تصور اکیلے مرد کے ہونے سے نہیں کیا جا سکتا دونوں ایک دوسرے کے یکساں محتاج ہیں نہ عورت مرد سے الگ ہو سکتی ہے اور مرد عورت سے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی صلاحیتوں اور حیثیت کی بنیاد پر ان کی دلچسپیاں اور فرائض الگ الگ رکھے ہیں عورت کا فرض گھر میں اولاد کی تعلیم و تربیت کرنا ہے اور مرد کا کام کمانا ہے اور انسانیت کی تعمیر کے لیے عورت کا تعلیم یافتہ ہونا بہت ضروری ہے معاشرے میں خواتین جتنی زیادہ پڑھی لکھی ہوں گی اتنا ہی معاشرہ ترقی کرے گا اس لیے کہ تعلیم انسان کو شعور سکھاتی ہے اور جو قوم باشعور اور عقل رکھتی ہے اُن کے لیے ترقی کی منازل طے کرنا آسان ہو جاتا ہے دین اسلام نے جہاں عورت کو بہت سے حقوق و تحفظات سے نوازا ہے وہاں اسکی تعلیم و تربیت کا بھی پورا پورا حق دیا ہے ۔ارشادی باری تعالیٰ ہے۔

﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ (29)

"اللہ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اسے گویائی کی تعلیم دی"۔

آیت مبارکہ میں انسان کا ذکر فرمایا گیا ہے لہذا انسان میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں اکثر قرآن کریم کے خصوصی اسلوب بیان میں عموماً یہی ہوتا ہے کہ احکام مردوں کے بیان ہو رہے ہوتے ہیں مگر اس میں خواتین بھی شامل ہوتی ہیں۔ دراصل اسلام اپنا ایک مخصوص فکری و عملی نظام رکھتا ہے اس لیے اس نظام میں وہی فرد درست سمت میں چل سکتا ہے جس کی تربیت اس نہج پر ہوئی ہو جس قدر کوئی فرد فکری ناپختگی اور بے ترتیبی کا شکار ہو گا اسی قدر وہ معاشرے کو نقصان پہنچائے گا یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تعلیم کو ایک فریضہ قرار دے دیا تاکہ تربیت کا مرحلہ تعلیم کے ذریعے سے آسان ہو جائے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ)) (30)

"علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے"۔

تعلیم اور دین سے واقفیت پر مسلمان مرد و عورت کی زندگی کا دارومدار ہے اس لیے نبی کریم ﷺ نے کسی کو بھی مستثنیٰ نہیں قرار دیا خواتین کی تعلیم و تربیت کی طرف تو نبی کریم ﷺ کی خصوصی توجہ تھی کہ بیعت اسلام کے وقت جو شرائط بیان کی جاتی تھیں وہ ایک طرح کی تعلیم تھی قرآن کریم میں بیعت کے اصولوں کا ذکر ملتا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾(31)

"اے نبی! جب تیرے پاس مومن عورتیں آئیں، تجھ سے بیعت کرتی ہوں کہ وہ نہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان لائیں گی جو اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان گھڑ رہی ہوں اور نہ کسی نیک کام میں تیری نافرمانی کریں گی تو ان سے بیعت لے لے اور ان کے لیے اللہ سے بخشش کی دعا کر۔ یقیناً اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے"۔

آیت مبارکہ کی رو سے عہد نبوی ﷺ میں خواتین کی تعلیم کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔

اسلام میں خواتین کی عمدہ تعلیم و تربیت کی ہدایات:

اسلامی قوانین میں کہیں بھی خواتین کے لیے تعلیم پر پابندی نہیں لگائی گئی اور نہ ہی تعلیم کے میدان میں ان کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے بلکہ ان کی تعلیم و تربیت کے لیے والدین کو تلقین کی ہے اور خواتین کو تعلیم دینے پر والدین کو ثواب کی بشارت بھی عطا کی ہے۔ والدین کی اپنی بیٹیوں کو تعلیم دلوانے میں محنت و مشقت، ان کی تعلیم کے معاملے میں مسائل کو برداشت کرنا، تعلیم کے معاملے میں بیٹیوں کا ساتھ دینا، ان کے خراجات برداشت کرنا، بیٹیوں کی تعلیم کے لیے کوشش و فکر ایسے ہی ضائع نہیں جائے گی بلکہ انکو اجر عظیم سے نوازا جائے گا اور بیٹیاں تو اپنے والدین کے اس احسان کا بدلہ چکائے گیں۔ نبی کریم ﷺ نے خواتین کی تعلیم و تربیت کی خصوصی ہدایات فرمائیں۔ حضرت عقبہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ , وَأَطْعَمَهُنَّ , وَسَقَاهُنَّ , وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ , كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (32)

"جس کے پاس تین لڑکیاں ہوں، اور وہ ان کے ہونے پر صبر کرے، ان کو اپنی کمائی سے کھلائے پلائے اور پہنائے، تو وہ اس شخص کے لیے قیامت کے دن جہنم سے آڑ ہوں گی"۔

حضرت بردہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواتین کی تعلیم و تربیت کے متعلق فرمایا

((أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ))(33)

"جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اسے تعلیم دے اور خوب اچھی طرح دے، اسے ادب سکھائے اور پوری کوشش اور محنت کے ساتھ سکھائے اور اس کے بعد اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور اہل کتاب میں سے جو شخص بھی اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو اور مجھ پر ایمان لائے تو اسے دوہرا ثواب ملتا ہے"۔

ان تمام احادیث میں خواتین کے ساتھ اچھے حسن سلوک کے ساتھ ان کی تعلیم تربیت کا حکم دیا ہے۔ اسلام وہ مذہب ہے کہ تعلیم وتربیت اور تحقیق اسکا نقطہ آغاز ہے وہ گود سے گور تک طلب علم کا درس دیتا ہے اور عالم وجاہل میں علم کی بنیاد پر تفریق کر کے علم والوں کو ایک الگ منصب عطا کرتا ہے دین اسلام علوم دینیہ اور علوم عصریہ کی تفریق کا قائل نہیں بلکہ وہ علوم کی تقسیم نافعہ اور غیر نافعہ کی بنیاد پر کرتا ہے اور اس سلسلے میں مرد ہو یا عورت ہر ایک کی حوصلہ افزائی کرتا ہے غزوہ بدر میں جو قیدی تھے وہ کافر تھے انکا دس دس بچوں کو تعلیم دینا قرار پایا۔ اسطرح حضرت شفاء بنت عبد اللہ فرماتی ہیں

((دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ، فَقَالَ لِي أَلَا تُعَلِّمِينَ هَذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ)) (34)

"رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی، تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: نملہ کا منتر اس کو کیوں نہیں سکھا دیتی جیسے تم نے اس کو لکھنا سکھایا ہے"۔

اس حدیث مبارکہ سے خواتین کی کتابت اور تعلیم دونوں کی تائید ہوتی ہے نبی کریم ﷺ کی کثرت ازدواج میں اصحاب کی دلجوئی ،عداوتوں کے خاتمے سمیت ایک حکمت یہ بھی تھی کہ ازواج کو دین اسلام کی تعلیم دے کر انہیں دین سکھانے کے کام پر مامور کر دیا تاکہ خواتین کی تعلیم وتربیت کا بہتر انتظام ہو سکے اور خواتین کے مسائل جن کے بیان کرنے میں ایک مرد کے لیے جو شرم وحیا باقی ہوتی ہے اسکا انتظام ہو جائے اسی وجہ سے تمام ازدواج نے علم سیکھا اور اسے امت کے مرد و خواتین تک پہنچایا۔ اسطرح حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی کل روایات (2210) ہیں حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت میمونہ، ام حبیبہ (رضی اللہ عنہا) اور بہت سی صحابیات اعلیٰ تعلیم یافتہ تھیں حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے علم سے دور دور سے صحابی اور تابعی فیض یاب ہونے آتے تھے۔ امام مسلمؒ اور ابن عساکرؒ نے 71 خواتین سے دین کا علم حاصل کیا اس سے اندازہ ہوتا ہے اُس وقت کی خواتین کتنی زیادہ پڑھی لکھی ہوں گی جن سے اتنے بڑے بڑے عالم دین نے علم حاصل کیا۔ (35)

درحقیقت اسلام کی ساری تعلیم کا مقصد اخلاق اور تقویٰ کی تربیت ہے اس لیے قرآن وسنت نے فکری اصلاح کے ساتھ ساتھ اخلاق وعمل کی اصلاح پر بھی زور دیا تعلیم کے ذریعے سے وہ تمام احکام سیکھا دیئے جو اسلامی معاشرے کے بہترین فرد بننے کے لیے ضروری تھے۔ خواتین کا خاص خیال یہ رکھا گیا کہ وہ حیا وعزت کی تعلیم وتربیت کے ساتھ باوقار زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تعلیم انسانوں تک پہنچانے کے لیے انبیاء علیہ اسلام مبعوث فرمائے نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ پر وحی کی صورت میں نازل ہونے والا علم (قرآن وسنت) کی صورت میں موجود ہے اس میں معاشرتی، معاشی، طبی، بنیادی، سیاسی، تعلیمات موجود ہیں گویا یہ مستند آخری علم ہے جسے حاصل کرنا ہر مرد وعورت پر فرض ہے اس پر عمل پیرا ہو کر دنیا وآخرت کی کامیابیاں سمیٹی جاسکتی ہیں۔

پاکستانی خواتین کے تعلیمی مسائل کا حل:

معاشرے میں بلا تفریق تعلیم کو ختم کیا جائے:

حکومت کو معاشرے میں بلا تفریق تعلیم تک رسائی کی ضمانت دینی چاہیے اور اس کے علاوہ مفت تعلیم میں بھی کوئی امتیاز روا نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ معاشی، معاشرتی، ثقافتی حقوق کی کمیٹی کے مطابق تفریق سے تعصب پیدا ہوتا ہے جس سے مساوی حقوق متاثر ہوتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ تعلیم کے معاملے میں بہتر قانون سازی کے ذریعے مساوی حقوق کے اصول کو مد نظر رکھا جائے اور تعلیم کو گھر گھر جا کر عام کیا جائے تا کہ عوام میں تعلیم کا شعور پیدا ہو۔

معیار تعلیم کو بہتر بنایا جائے:

ہر شہری کو تعلیم دینے کے لیے ضروری ہے کہ سکولز، کالجز میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنایا جائے سکولز، کالجز کی تعداد کو سرکاری سطح پر بڑھایا جائے اور ان میں کوالیفائیڈ اساتذہ کا تدریس کے لیے انتخاب کیا جائے۔ ہر شہر اور دیہات میں سکولز کھولے جائیں تا کہ دور سے آنے والوں کو تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ تعلیمی اداروں میں پانی، بجلی، فرنیچر اور بنیادی ضروریات فراہم کی جائیں مناسب تعلیمی ماحول کے لیے درسی کتب، یونیفارم، سکول بیگ اور دیگر سامان مہیا کیا جائے جو تعلیم کے لیے ضروری ہے تا کہ معیار تعلیم کو بہتر بنایا جا سکے۔ (36)

عصر حاضر میں تعلیم کی تشکیل نو:

عصر حاضر میں تعلیم کی تشکیل نو کا مطلب یہ ہے کہ جدید تعلیمی اداروں کی مغرب زدہ تعلیم کی اسلامی تناظر میں تشکیل نو کی جائے اس طرح دینی مدارس کی تعلیم کو جدید علوم کی تفہیم سے محروم نہ رکھا جائے اور خالص دینی علوم کی تعلیم بھی عصری تقاضوں اور ضرورتوں کو پیش نظر رکھا جائے۔

تعلیم کی تشکیل نو کا مقصد:

تعلیم کی تشکیل نو کا مقصد یہ ہے کہ نئی نسل کے طلبہ و طالبات مستقبل کے عملی مسلمان بنیں دوارن تعلیم ان کی اسطرح تربیت کی جائے کہ آئندہ آنے والی زندگی میں ان پر شریعت کے احکام پر عمل کرنا سہل ہو جائے۔

تعلیم کی تشکیل نو کے لیے چند تجاویز:

تعلیم کی اسلامی تشکیل نو کا مقصد تعلیم کے کسی ایک جز و یا پہلو کی اصلاح سے حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لیے نظام تعلیم کے سارے اجزاء (یعنی، انتظامیہ، استاد، نصاب، طالب علم، نصابی و ہم نصابی سرگرمیوں اور تعلیم گاہ کے ماحول) کی اسلامی تناظر میں تشکیل نو ضروری ہے اس کے لیے نظام تعلیم کے ان اجزاء کی تشکیل نو اور اصلاح بہت ضروری ہے کہ تشکیل نو کے اس کام کے بنیادی اصول بنا دیے جائیں اور ان سے انحراف کی صورت میں قانونی سزا دی جائے۔

1: موجودہ تعلیمی نظام کی تشکیل نو اسلامی تناظر میں کرنے کی ضرورت ہے اور اس کی بنیاد قرآن و سنت کو بنانا چاہیے تا کہ تعلیم کے معاملے میں اسلامی اصول پر عمل ہو کیونکہ ہر قوم و تہذیب کی بقاء کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ وہ اپنے نظریۂ حیات سے جڑی رہے اور افراد اس کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔

2: تشکیل نو کا یہ کام کرتے ہوئے مغربی فکر و تہذیب کو اصولی طور پر رد کرنے کا فیصلہ کیا جائے کیونکہ مغربی فکر و تہذب بنیادی طور پر اسلامی تعلیمات کی ضد ہے۔

3: پاکستان میں تعلیم کا مغربی تصور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ تعلیم کی موجودہ صورت حال مغرب کی الحادی فکر و تہذیب سے مرعوبیت کا نتیجہ ہے اور یہ اسلامی روح کے بھی خلاف ہے کیونکہ اسلام میں نہ تو سیکولرازم ہے اور نہ دین و دنیا کی کوئی تفریق۔

4۔ تعلیم بذاتہ مطلوب اور آخری غایت نہیں بلکہ یہ ذریعہ ہے تربیت اور تزکیہ نفس کا جیسا کہ قرآن حکیم نے واضح کیا ہے کہ تعلیم کتاب وحکمت کا اصل مطلوب تزکیہ نفس ہے تا کہ یکساں مسلم شخصیت پروان چڑھ سکے۔ تعلیم کی اسلامی تشکیل نو ہی کافی نہیں بلکہ نظام تربیت کی کتابیں بھی ضروری ہے۔ (37)

حکومتی اور معاشرتی سطح پر خواتین کے تعلیمی مسائل کے حل کے لیے چند تجاویز:

قومی تعلیمی پالیسی اور قومی ترقیاتی منصوبے تو ہر دور میں بنائے جاتے رہے ہیں لیکن اہم بات یہ ہے کہ مفید پالیسیوں کے نفاذ اور ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے ٹھوس لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔ یہاں ایک بات سمجھنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ تعلیمی صورت حال کو بہتر بنانا تن تنہا حکومت کے لیے ممکن ہے نہ رضاکار تنظیموں اور نہ کمیونٹی کے بس کا روگ۔ چنانچہ حکومت، رضاکار تنظیموں اور کمیونٹی کو باہم مل کر یہ کام کرنا ہو گا۔ مثلاً:

سب سے پہلے نچلی سطح پر تعلیم کے لیے خصوصی ٹیموں کی تشکیل دی جائے، جن کو چلانے کی ذمہ دار خواتین کونسلرز ہوں۔ اور حکومت، رضاکار تنظیموں اور کمیونٹی کے نمائندے مل کر اپنے اپنے علاقے میں تعلیم و تربیت کی صورت حال کا گہری نظر سے جائزہ لے کر پروگرام وضع کریں اس ضمن میں خواتین کے تعلیمی مسائل کے حل کے لیے بہترین لائحہ عمل، شفاف اور قابل اعتماد مالیاتی نظام بھی وضع کیا جائے، تا کہ عوام کی تعلیم کے فروغ میں شمولیت کو یقینی بنایا جا سکے۔ ہر عمر کی بچیوں اور خواتین کے لیے رسمی اور غیر رسمی دونوں طرح کے ادارے آبادی اور مقامی ضروریات کے تناسب سے قائم کیے جائیں، امیر، دولت مند افراد کو اپنے مرحوم والدین واقارب کے ناموں پر (صدقہ جاریہ کے طور پر) اسکول کھولنے کی ترغیب دی جائے، تا کہ اداروں سے ان کی ذاتی دلچسپی قائم رہے اور وہ مالی اعانت کرتے رہیں۔ یہ کام کمیٹیوں اور میڈیا دونوں کے ذریعے بہترین انداز میں ہو سکتا ہے۔

خواتین کے لیے فنی اداروں کا قیام:

زیادہ تعداد میں فنی تعلیم و تربیت کے ادارے قائم کیے جائیں، جن میں ہنر سکھانے کے ساتھ ساتھ عمومی تعلیم و تربیت کے لیے بھی وقت مخصوص کیا جائے۔ مثلاً ایک گھنٹہ لکھنا پڑھنا سکھایا جائے، اس طرح خواتین اپنے خاندان کے ساتھ معاشی تعاون کرتے ہوئے تعلیم کی نعمت سے بھی بہرہ مند ہو سکیں گی۔ غیر تعلیم یافتہ گھریلو خواتین کے لیے (۲ گھنٹے) کے لیے اسکول کھولے جائیں تا کہ خواتین ہنر سیکھ کر معاشی پسماندگی سے بچ سکیں۔

تعلیمی سہولیات کی فراہمی:

ہر سال ملکی بجٹ میں اساتذہ کی تنخواہ کو نہ بڑھایا جائے اور غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کرتے ہوئے تعلیمی بجٹ میں زیادہ رقم مختص کی جائے خواتین ٹیچرز اور طالبات کے تحفظ کی فراہمی اور ٹرانسپورٹ کی سہولت اور دیگر سہولیات ان کی تعلیمی کارکردگی کو موثر بنا سکتی ہے اس کے لیے عوام اور حکومت مل کر مناسب انتظامات واقدامات کریں تا کہ ہر لڑکی تعلیم حاصل کر سکے۔

اساتذہ کی تربیت کے لیے کورسز کا اہتمام:

اساتذہ کے اداروں کو زیادہ مؤثر بنا کر مسلمان استاد کی حیثیت سے تربیت کی جائے، اس کے لیے نصاب میں تبدیلی سے مدد لی جا سکتی ہے۔ خواتین ٹیچرز کو ریفریشر کورسز کروائے جائیں جن میں پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ساتھ دینی فہم و شعور دیتے ہوئے معاشرے میں کردار اور حقوق و فرائض سے آگاہ کیا جائے۔

یکساں قومی نصاب:

نصاب تعلیم کو بتدریج تبدیل کرتے ہوئے خواتین کی تعلیم وتربیت کے عمومی و مخصوص مقاصد سے ہم آہنگ کیا جائے اور تمام ملک میں یکساں قومی نصاب فراہم کیا جائے اس کے لیے ماہرین تعلیم اور علمائے دین پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی جائیں۔ ان کمیٹیوں میں خواتین ماہرین تعلیم اور خواتین دینی اسکالرز کو ضرور شامل کیا جائے۔۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے نصاب پر بھی حکومتی گرفت ہونی لازم ہے۔ اس سلسلے میں کونسلرز کو بااختیار بنایا جائے اور اسلام و نظریۂ پاکستان سے متصادم نصاب پڑھانے پر سزا و جرمانہ اور دیگر اقدامات کے لیے قوانین وضع کیے جائیں عوام الناس میں خواتین کی تعلیم وتربیت کی اہمیت کا شعور بیدار کرنے کے لیے خطبات جمعہ کو ذریعہ بنایا جائے۔

اسلامی تعلیم کو فروغ:

اسکولوں اور کالجوں کی پرنسپلز کو نوٹیفکیشن کے ذریعے باقاعدہ پابند کیا جائے کہ صبح کی اسمبلی میں قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کے ساتھ ساتھ دینی و اخلاقی تربیت کے لیے دیگر پروگرامز کا انعقاد کروائیں اس کے لیے فی میل ٹیچرز کو مطلوبہ رہنمائی فراہم کی جائے خواتین کے مقام و مرتبہ اور تعلیمی حقوق سے مردوں کو بھی آگاہ کیا جائے علمائے کرام کا فرض ہے کہ مساجد میں تمام مردوں کو خواتین کی عزت و وقار اور تعلیمی حقوق سے متعلق رہنمائی اور شعور کی تعلیم دیں تاکہ خواتین کی تعلیم سے متعلق غلط سماجی روایات کا خاتمہ ہو سکے اور خواتین کی تعلیم کا عام کیا جائے۔

سوشل میڈیا کے ذریعے آگاہی:

الیکٹرانک اور سوشل میڈیا دور حاضر میں ذرائع ابلاغ کا بہترین ذریعہ ہیں ان کے ذریعے سے گھروں میں موجود خواتین کے لیے تعلیم وتربیت کے ایسے ٹی وی پروگرامز پیش کیے جائیں جو انھیں معاشرے میں مختلف حیثیتوں میں اپنے کردار اور تعلیمی حقوق و فرائض کا شعور عطا کریں۔

خواتین کے الگ الگ تعلیمی ادارے:

پاکستان میں خواتین کے الگ الگ تعلیمی ادارے بنائے جائیں اور مردوں کے لیے الگ تعلیمی ادارے بنائے جائیں تاکہ کسی قسم کے اختلاط مرد و زن کا خطرہ نہ ہو۔ مردوں کے لیے مرد اساتذہ اور خواتین کے لیے خواتین ٹیچرز کو بھرتی کیا جائے جب خواتین کے الگ الگ ادارے قائم ہوں گے تو معاشرے کے حوالے جو خواتین کے تعلیمی مسائل ہیں ان کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔ (38)

اگر حکومت پاکستان اسلامی قوانین کے مطابق اور بیان کردہ ان تمام تجاویز و سفارشات پر عمل کرے تو ملک سے 30٪ خواتین کو تعلیم کی محرومیت سے بچایا جا سکتا ہے۔

حاصل کلام:

پاکستان میں خواتین کی تعلیم ایک اہم مسئلہ ہے تعلیم انسان کے لیے ایک مؤثر آلہ ہونے کی بجائے ہمارے ملک میں تجارت بنی ہوئی ہے پاکستان میں تعلیم کی ناکامی کے بڑے اسباب اسلامی تقاضوں سے دور ہونا اور دوسرا مغربی طرز فکر کو تعلیمی نام میں اپنانا ہے۔ پاکستان میں نصف صدی گزرنے کے بعد بھی تقریباً (31٪) خواتین تعلیم کے میدان سے باہر ہیں دیہاتوں میں خواتین کے لیے تعلیم حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے بہت سی خواتین خاندانی روایات، معاشرتی ماحول میں جدت، مخلوط نظام تعلیم، معاشی تنگی، مہنگی تعلیم، غربت، عدم تحفظ، منشیات کی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے سے محروم ہیں یہ وہ مسائل ہیں جن کی وجہ سے خواتین ہر طرف سے چکی میں پسی جا رہی ہیں پاکستان میں تعلیمی اداروں کا خواتین کے لیے نا ہونا، نصاب کی مشکلات بھی، تعلیمی اداروں میں سہولتوں کا فقدان یہ سب وہ بنیادی مسائل ہیں جنہیں حل کرنا حکومت کا اولین فریضہ ہے لیکن حکومت پاکستان تعلیم کے لیے صرف پالیسی بنانے کی حد تک عمل کرتی ہے اُس پالیسی پر عمل درآمد کرنا ہماری حکومت

کے بس کی بات نہیں ہے اگر حکومت تعلیم کے حوالے سے پاکستان کے تمام صوبوں میں سنجیدگی سے اصلاحی اقدامات کرے تو یقیناً پاکستان میں خواتین کے تعلیمی بحران کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

1: Compendium on gender statistics or pakistan Report. Ministry of Planning, Development & Reform Pakistan Bureau of Statistics,2019,p:42

:2 گلوبل جینڈر گیپ سروے رپورٹ (پاکستان میں خواتین کی تعلیم) 27 فروری 2022ء، ص:142

:3 روزنامہ نوائے وقت لاہور، (ہمارا فرسودہ تعلیمی نصاب اور جدید دور کے تقاضے)، پاکستان، 6 نومبر، 2017ء، ص:4

:4 آزاد دائرہ المعارف ویکیپیڈیا، موضوع: پاکستان کا نظام تعلیم، 27 جون 2018ء

:5 روزنامہ جنگ، لاہور (محمد عثمان، فرسودہ نظام تعلیم اور ہمارا قومی نصاب) پاکستان، 15 اکتوبر 2019ء

:6 یونیسکو رپورٹ (پاکستان میں لڑکیوں کی تعلیم میں رکاوٹیں) 2018ء، ص:24

:7 ہیومن رائٹس واچ رپورٹ (پاکستان میں خواتین کے تعلیمی مسائل)، 2018ء، ص:17

:8 بی بی سی نیوز، لاہور (پاکستان کے تعلیمی اداروں کا حال) 12 مارچ 2021ء

:9 الفاطر 28:35

:10 ہیومن رائٹس واچ رپورٹ (پاکستان میں خواتین کے تعلیمی مسائل)، 2018ء، ص:59

:11 اللہ نواز کھوسہ، خان، شہریوں کے حقوق و قوانین، مطبع لیگل پبلیشرز لاہور، پاکستان، 2021ء، ص306

:12 روزنامہ جنگ، لاہور (محمد عثمان، فرسودہ نظام تعلیم اور ہمارا قومی نصاب) پاکستان، 15 اکتوبر 2019ء

:13 وحید قریشی، ڈاکٹر، تعلیم کے بنیادی مباحث، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد، 1998ء، ص:132

:14 سلیم منصور خالد، خواتین، معاشی اختیار اور تعلیم امکانات اور حکمت عملی، مطبع انسٹی ٹیوٹ آف پالیسز سٹڈیز، اسلام آباد، 2007ء، ص:150

:15 سیدہ سعدیہ، ڈاکٹر، پاکستانی معاشرے میں مطلقہ خواتین کے سماجی و قانونی مسائل، مطبع، ایس شوکت نور پرنٹرنگ پریس، لاہور، 2017ء ص:34

:16 یونیسکو رپورٹ (پاکستان میں لڑکیوں کی تعلیم میں رکاوٹیں)، 2018، ص:40

:17 ہیومن رائٹس واچ رپورٹ، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت بلوچستان، 18 جنوری 2018، ص:66

:18 ہیومن رائٹس واچ رپورٹ (پاکستان میں خواتین کے تعلیمی مسائل)، 2018ء، ص:48

:19 ابن نواب، الشیخ، تفسیر النساء، مکتبہ دارالفرقان ریاض، سعودی عرب، 2020ء، ص:186

:20 مسعود احمد بھٹہ، حیات النساء، مطبع الحدید چیمبر لین روڈ لاہور، 1431ھ / 2010ء، ص:175

:21 سیدہ سعدیہ، ڈاکٹر، پاکستانی معاشرے میں مطلقہ خواتین کے سماجی و قانونی مسائل، ، مطبع، ایس شوکت نور پرنٹرنگ پریس، لاہور، 2017ء ص:34

JSCRR

22: محمد ظفیر الدین، مولانا، اسلام کا نظام عفت و عصمت، مکتبہ دارالاندلس لاہور، 2017ء، ص:325

23: سلیم منصور خالد، خواتین، معاشی اختیار اور تعلیم امکانات اور حکمت عملی، مطبع انسٹی ٹیوٹ آف پالیسز سٹڈیز، اسلام آباد، 2007ء، ص:147

24: اسامہ شعیب، تعلیم نسواں، مسائل اور امکانات قرآن وسنت کی روشنی میں، دارالعلوم دیوبند، یوپی، انڈیا، ص:12

25: خالد عبد الرحمن، مولانا، عورتوں پر حرام مگر کیا، مطبع، دارالابلاغ لاہور، پاکستان، 2009ء ص:235

26: ماہنامہ بنات عائشہ (شادیاں ناکام کیوں ہوتی ہیں) کراچی، نومبر، 2007، ص:37

27: البقرہ 31:2

28: العلق 1:96 تا 5

29: الرحمن 3:55/4

30: ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید (م 273ھ) السنن ابن ماجہ، ج:1، ص:267 (کتاب السنۃ) ح:224

31: الممتحنہ 12:60

32: ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید (م 273ھ) السنن ابن ماجہ، مکتبہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب، 1433ھ ج:5، ص:81 (کتاب الادب، باب: بِرِّ الْوَالِدِ وَالإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ) ح:3669

33: بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، امام (م 256ھ) الصحیح بخاری، مکتبہ دارالسلام، سعودیہ عرب، 1433ھ ج:5 ص:106 (کتاب النکاح، باب: اتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ) ح:5083

34: ابو داؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی، (م 275ھ) السنن ابو داؤد، مطبع گلشن آفسیٹ پرنٹرز دہلی، انڈیا، 2012ء ج:4، ص:49 (کتاب الطب، باب: مَا جَاءَ فِي الرُّقَى) ح:3887

35: ندوی، ڈاکٹر، رضی الاسلام، حقائق الاسلام، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشرز، نئی دہلی انڈیا، ص:83

36: ہیومن رائٹس واچ رپورٹ (پاکستان میں خواتین کے تعلیمی مسائل)، 2018ء، ص:69

37: محمد امین، ڈاکٹر، یکساں قومی نصاب، مطبع تحریک اصلاح تعلیم ٹرسٹ، 2020ء ص:65

38: سلیم منصور خالد، خواتین، معاشی اختیار اور تعلیم امکانات اور حکمت عملی، مطبع انسٹی ٹیوٹ آف پالیسز سٹڈیز، اسلام آباد، 2007ء، ص:150/151